Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم فون : ۴۴۹

الفضل

روزنامہ ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۷۲ | سوموار ۱۰ رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ ؍ ۱۳ وفا ۱۳۶۰ ہش ؍ ۱۳ جولائی ۱۹۸۱ء | نمبر ۱۵۹

بحرِ حکمت کے موتی ۔ جوامع الکلم جواھر الکلام

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۱ روفا ر جولائی ۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آجکل اسلام آباد میں قیام فرما ہیں ۔ حضور کی صحت کے بارے میں کل رات ۹ بجے کی آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ انتڑیوں میں سوزش کی وجہ سے پیٹ میں تکلیف ہے ۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص الخاص فضل وکرم سے حضور انور کی بیماری کو رفع کرے اور اپنے بے انتہا فضلوں اور رحمتوں کے ذریعے سے ہمارے جان سے پیارے آقا ایدہ اللہ کو کامل صحت یابی عطا کرے اور ہر گام پر اپنے فضلوں اور تائیدات سے نوازتا رہے ۔ آمین ۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت پہلے سے بہتر ہے لیکن کمزوری بدستور باقی ہے ۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو کامل شفا یابی عطا کرے اور لمبی بابرکت عمر سے نوازے ۔ آمین ؂

دعائے خاص کی درخواست

مکرم عطاء اللہ کلیم صاحب مبلغ انچارج امریکہ مشن کے بارے میں ابھی ابھی تار موصول ہوا ہے کہ انہیں انتڑیوں میں ٹیومر ہے جس کے فوری اپریشن کی سفارش کی گئی ہے ۔ احباب سے التجا ہے کہ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اس مجاہد دین کو شفائے کامل وعاجل عطا کرے ۔ آمین !

(وکالتِ تبشیر)

روزے کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اپنا دیدار عطا کریگا

اللہ نے فرمایا کہ انسان کے سب کام اُس کے اپنے لئے ہیں لیکن روزہ میرے لئے ہے

ارشاد باری تعالیٰ

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۭ (البقرۃ : ۱۸۶)

ترجمہ : رمضان کا مہینہ وہ (مہینہ) ہے جس کے بارہ میں قرآن (کریم) نازل کیا گیا ہے (وہ قرآن) جو تمام انسانوں کے لیے ہدایت (بنا کر بھیجا گیا) ہے اور جو کھلے دلائل اپنے اندر رکھتا ہے (ایسے دلائل) جو ہدایت پیدا کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی (قرآن میں) الٰہی نشان بھی ہیں اس لیے تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو (اس حال میں) دیکھے (کہ نہ مریض ہو نہ مسافر) اسے چاہیئے کہ وہ اس کے روزے رکھے ۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انسان کے سب کام اس کے اپنے لیے ہیں مگر روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کی جزا بنوں گا یعنی اس کی نیکی کے بدلہ میں اسے اپنا دیدار نصیب کروں گا ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے روزہ ڈھال ہے پس جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو نہ وہ بیہودہ باتیں کرے نہ شور وشر کرے اگر اس سے کوئی گالی گلوچ کرے یا لڑے جھگڑے تو وہ جواب میں کہے میں نے تو روزہ رکھا ہوا ہے ۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے بھی زیادہ پاکیزہ اور خوشگوار ہے روزہ دار کے لیے دو خوشیاں مقدر ہیں ایک خوشی اسے اس وقت ہوتی ہے جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری اس وقت ہوگی جب روزے کی وجہ سے اسے اللہ تعالیٰ کی ملاقات نصیب ہوگی ۔

(بخاری کتاب الصوم)

ملفوظات سیدنا حضرت اقدس

" میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں تب روزہ چھوڑتا ہوں طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی ۔ یہ مبارک دن ہیں اور اللہ کے فضل ورحمت کے نزول کے دن ہیں ۔"

(الحکم جلد ۵ نمبر ۳ صـ۵ مورخہ ۲۴ رجنوری ۱۹۰۱ء)

"تیسری بات جو اسلام کا رکن ہے وہ روزہ ہے روزہ کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں اصل یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں ۔ خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ امر مدنظر رکھنا چاہیئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتل اور انقطاع حاصل ہو ۔ پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کے لیے تسلی اور سیری کا باعث ہے اور جو لوگ محض خدا کے لیے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جائے ۔"

(الحکم جلد ۱۱ نمبر ۲ مورخہ ۱۷ رجنوری ۱۹۰۷ء صـ۹)

سترھویں فضل عمر درس القرآن کلاس

۱۰ تا ۲۵ ؍ اگست ربوہ میں منعقد ہوگی

امراء اور صدر صاحبان زیادہ سے زیادہ طلبہ اور طالبات بھجوائیں

کلاس میں شمولیت کے لیے کم از کم معیار مڈل پاس ہے ۔ عمر کی کوئی پابندی نہیں ۔ شامل ہونے والے طلباء طالبات کے قیام وطعام کا انتظام مرکز کی طرف سے کیا جاتا ہے ۔ یہ کلاس جس میں دو ہفتوں تک قرآن حدیث کا درس دیا جاتا ہے ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر نگرانی گذشتہ سترہ برس سے جاری ہے ۔ اس کے تین معیار ہیں ۔

۱ ۔ معیار اوّل : جو بی ۔ اے یا اس سے اوپر تعلیم رکھنے والوں کے لیے ہے ۔

۲ ۔ معیار دوم : جو میٹرک یا اس سے اوپر مگر بی ۔ اے سے کم تعلیم رکھنے والوں کے لیے ہے ۔

۳ ۔ معیار سوم : جو میٹرک سے کم مگر مڈل سے اوپر تعلیم رکھنے والوں کے لیے ہے ۔

ہر معیار کے لیے الگ الگ نصاب مقرر ہے جس کی تدریس کے لیے قابل اساتذہ کی خدمات حاصل کی جاتی ہیں ۔ کلاس کے اختتام پر ہر معیار کا الگ الگ امتحان ہوتا ہے اور اوّل، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والوں کو انعامات دیئے جاتے ہیں ۔

امراء وصدر صاحبان نیز مربیان سلسلہ سے گذارش ہے کہ وہ رمضان المبارک کے ایام میں اور خاص طور پر عید کے موقعہ پر کلاس میں شمولیت کے لیے خاص طور پر تحریک فرماویں ۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ● قیمت: ۵۵ پیسے

خطبہ نمبر ۱۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۰ر رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ
۱۳ر وفا ۱۳۶۰ ہش

صبر اور تقویٰ کی انقلاب انگیز تاثیر کا اصل راز

گزشتہ شمارہ میں ہم نے تقوے اور صبر کی اہمیت پر روشنی ڈال کر واضح کیا تھا کہ یہی وہ دو بنیادی اوصاف ہیں جو مامورین الٰہی اپنی خداداد قوت قدسیہ کے زیر اثر اپنے متبعین میں پیدا کر دکھاتے ہیں جن کی وجہ سے وہ مخالفتوں کے انتہائی شدید طوفانوں کے دوران مخالفین حق کے پیدا کردہ ہر شر سے محفوظ رہتے اور غلبۂ حق کے مقصد میں ایک کامیابی کے بعد دوسری کامیابی سے ہمکنار ہوتے چلے جاتے ہیں۔

آج ہم یہ واضح کرتے ہیں کہ تقویٰ اور صبر میں ایسی وہ کونسی تاثیر پوشیدہ ہے جس کی وجہ سے مخالفتوں کے بڑھتے ہوئے طوفانوں کے منہ پھیر جاتے ہیں اور مامورین الٰہی کے متبعین ہر قسم کے گزند سے محفوظ رہتے ہوئے غلبۂ حق کی منزل کی طرف کامیابی سے بڑھتے چلے جاتے ہیں اور نامساعد حالات کے باوجود آخر منزل مقصود پر پہنچ کر ہی دم لیتے ہیں۔

سو اللہ تعالیٰ نے جہاں یہ فرما کر کہ

اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا یَضُرُّکُمْ کَیْدُھُمْ شَیْئًا ؕ

(آل عمران آیت ۱۲۱)

صبر اور تقویٰ کی اہمیت پر روشنی ڈالی ہے اور ان کی افادیت نشین کرائی ہے وہاں ساتھ ہی اس امر کو واضح کیا ہے کہ صبر اور تقوے میں وہ کونسی پوشیدہ تاثیر ہے جس کی وجہ سے مخالفین حق کا بڑے سے بڑا وار بھی مومنوں کو بادۂ حق سے ہٹا نہیں سکتا۔ کامیاب نہیں ہوا کرتا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو لوگ بھی صبر اور تقوے کے اوصاف سے اپنے آپ کو متصف کر لیتے ہیں۔ انہیں ہماری معیت نصیب ہو جاتی ہے اور وہ ہماری حفاظت میں آنے کی وجہ سے ہر قسم کے خطرات سے محفوظ ہو جاتے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ پہلے تقوے کی اس عظیم الشان برکت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ۝

(البقرہ آیت ۱۹۵)

ترجمہ:۔ اور اللہ کا تقوے اختیار کرو اور جان لو کہ اللہ یقیناً متقیوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۝

(النحل آیت ۱۲۹)

ترجمہ۔ اور یاد رکھو کہ اللہ یقیناً ان لوگوں کے ساتھ ہے جنہوں نے تقوے کا طریق اختیار کیا ہوا اور جو نیکو کار ہوں۔

اور اسی طرح صبر کی عظیم الشان برکت کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۝ (البقرہ آیت ۱۵۴)

ترجمہ: اے لوگو! جو ایمان لائے ہو صبر اور دعا کے ذریعہ سے (اللہ کی) مدد مانگو اللہ یقیناً صابروں کے ساتھ ہوتا ہے۔

جس قوم کو صبر اور تقوے سے متصف ہونے کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی معیت نصیب ہو جائے اس کو مخالفین حق کا پیدا کردہ بڑے سے بڑا خطرہ بھی کوئی گزند نہیں پہنچا سکتا کیونکہ ہمہ قدرت و ہمہ طاقت خدا جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں، ایسے موقعوں پر معجزانہ رنگ میں خود اس کی حفاظت فرماتا ہے۔ جیسا کہ غار ثور میں اس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس وقت حفاظت فرمائی جب کفار مکہ کے کارندے ان کی تلاش میں غار کے منہ پر جا پہنچے تھے۔ اس انتہائی خطرہ کے موقعہ پر بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو یہی فرمایا۔

لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا (التوبۃ آیت ۴۰)

یعنی اے ساتھی! کسی گزشتہ بھول چوک پر غم نہ کرو۔ اللہ یقیناً ہمارے ساتھ ہے۔ اور وہی ہمیں اس مشکل سے نجات دے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اللہ تعالیٰ نے اپنی معیت کا ثبوت دیا اور اس شان سے دیا کہ آج تک دنیا اس پر حیران ہے اور حیرت کا اظہار کئے بغیر نہیں رہتی۔ پھر بنی اسرائیل اس حال میں کہ فرعون مع لاؤ لشکر ان کا پیچھا کر رہا تھا پکار اٹھے تھے۔ اِنَّا لَمُدْرَکُوْنَ یعنی اے موسےٰ ہم تو پکڑے گئے کہ آگے سمندر ہے اور پیچھے فرعون اپنے لشکروں سمیت ہمارے تعاقب میں چلا آ رہا ہے، ہم نہ آگے جا سکتے ہیں اور نہ پیچھے ہٹ سکتے ہیں۔ ہماری موت اب یقینی ہے، اس وقت حضرت موسےٰ علیہ السلام نے یہی کہا

کَلَّآ اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَھْدِیْنِ

یعنی ایسا ہرگز نہیں ہوگا کہ ہم پکڑے جائیں اس لئے کہ میرا رب میرے ساتھ ہے وہ مجھے کامیابی کا راستہ دکھائے گا۔ تاریخ گواہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنی معیت کا ثبوت دیتے ہوئے کامیابی کا راستہ دکھایا۔ اور فرعون اپنے لشکر سمیت سمندر میں غرق ہو گیا۔

یہ ایک عظیم الشان مذہبی حماقت ہے کہ مامورین الٰہی کے متبعین صبر اور تقوے کی دولت ہی مخالفین حق کے پیدا کردہ خطرات سے محفوظ رہتے ہوئے غلبۂ حق کے مقصد میں کامیاب ہوتے ہیں۔ اپنے ان دو بنیادی اوصاف کی وجہ سے وہ خدا تعالیٰ کی حفاظت میں آجاتے ہیں۔ اور جو خدا تعالیٰ کی حفاظت میں ہوں انہیں مخالفوں کی بڑی سے بڑی تدبیر اور ان کا پیدا کردہ مہیب سے مہیب خطرہ بھی کوئی گزند نہیں پہنچا سکتا۔ ان کے حق میں اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا یَضُرُّکُمْ کَیْدُھُمْ شَیْئًا کا خدائی وعدہ بار بار پورا ہوتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ حق پورے طور پر غالب آکر ہر قسم کے خطرات کو ہمیشہ ہمیش کے لئے کالعدم کر کے دکھ دیتا ہے۔

نذرانۂ نعت بحضور سید المرسلین خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم

تکوین کائنات کا سامان آپؐ ہیں
ہر دعویٔ قرآن کی برہان آپؐ ہیں

والصبح چہرہ آپؐ کا واللیل زلف ہے
حسن ازل کے جلوے کی لمعان آپؐ ہیں

کوزاں ہیں مہر و ماہ بھی جس آفتاب سے
وہ آفتاب وادیٔ فاران آپؐ ہیں

فرش زمیں سے عرش تک کیا اہتمام ہے
معراج کی یہ رات ہے مہمان آپؐ ہیں

رتبے تمام ہو گئے جس باکمال پر
وہ فخر دو جہاں وہ ذیشان آپؐ ہیں

ہم عاصیوں کے دل کو سہارا جو دے سکے
لاریب ایسی آیۂ رحمان آپؐ ہیں

وہ واحد و یگانہ کہ شیدا ہیں جس کے ہم
اس پر ہزار جان سے قربان آپؐ ہیں

امجدؔ "شر لولاک" سے سب حال دل کہو!
ہر درد بے درمان کا، درمان آپؐ ہیں

یعقوب امجد پبلک سکول کھاریاں کینٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سپین میں مسلمانوں نے اپنے دورِ اقتدار میں دعا، تدبیر اور عجز کے نتیجہ میں عجیب روحانی و مادّی کارنامے سرانجام دیئے ہیں

سفرِ یورپ کے دوران سپین میں اسلام کی زبوں حالی پر میرے دل میں اتنا کرب پیدا ہوا کہ ساری رات خدا کے حضور دعا کرتا رہا اللہ تعالیٰ نے اس دعا کے نتیجہ میں ایسا انقلاب پیدا کیا کہ دس سال بعد ہی ہمیں مسجد کیخاطر وہاں زمین خریدنے کی توفیق مل گئی

اِن انعاماتِ الٰہیہ کو دیکھ کر جو بارش کی طرح برستے ہیں ہمارے ایمان کو بہت تقویت حاصل ہوئی ہے

سالانہ اجتماع انصاراللہ مرکزیہ ۱۹۸۰ء کے موقع پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا افتتاحی خطاب

ربوہ - ۳۱ر اکتوبر ۱۹۸۰ء — سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس انصاراللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر جو افتتاحی خطاب فرمایا۔ اس کا مکمل متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے: (محمد یوسف سلیم شاہد ایم اے انچارج شعبہ زود نویسی — ربوہ

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:-

۲۶ر جون کو میں ربوہ سے سفر پر روانہ ہوا تھا اور ۲۶ر اکتوبر کو واپسی ہوئی۔ جہاں تک ربوہ سے جانے والے واپس آنے کا سوال ہے پورے چار ماہ ہوئے۔ اِن چار ماہ میں تین براعظموں میں زمانہ کی آنکھ نے جو دیکھا وہ تو ایک لمبی داستان ہے آہستہ آہستہ بیان کروں گا۔ یہاں آتے ہی ابھی وقت دُور نہیں ہوئی تھی کہ نئی ذمہ داریاں آگئیں۔ آج جمعہ، پھر انصاراللہ کا اجتماع، پھر چند دن کے بعد ایک جمعہ اور خدام الاحمدیہ کا اجتماع۔ یہ کام ۳۱ر اکتوبر سے ۹ر نومبر تک رہیں گے۔ پھر سلسلہ دُوسری نوعیت کے کام کا شروع ہو جائے گا۔ اس کے بعد شاید کچھ آرام کا بھی موقع ملے۔ اگر نہ ملے تو بھی حرج نہیں کیونکہ جب تک میں کام میں لگا رہتا ہوں مجھے کوفت کا احساس نہیں ہوتا۔ جب کام کم ہو جاتا ہے اُس وقت تکان اپنا سر اُٹھاتی ہے

یہ جو کچھ ہو گیا اِن چار مہینوں میں اس کا ایک پس منظر بھی ہے پس منظر جُمعہ کے خطبہ میں میں نے بتایا تحریک جدید کا۔ کیونکہ اسی تسلسل میں اس زمانہ میں ہم داخل ہوئے اور اس میں سے گزرے۔ مختلف

واقعات کا ایک اور سلسلہ

ہے۔ اِس وقت میں اُن کے متعلق کچھ بتاؤں گا اور پھر انصاراللہ کی جو ذمہ داریاں ہیں چند ایک کا اُن میں سے ذکر کروں گا۔

سپین میں ۱۹۷۶ء میں بھی میں گیا۔ میڈرڈ گئے وہاں سے قرطبہ گئے میڈرڈ کے قریب ایک قصبہ ہے طلیطلہ۔ کچھ عرصہ طلیطلہ مسلمان حکومت کا دارالخلافہ بھی رہا۔ یہ قریباً ستّر میل کے فاصلہ پر ہے میڈرڈ سے۔ (صحیح فاصلہ اِس وقت ذہن میں نہیں کم و بیش اِتنا فاصلہ ہے) قرطبہ بہت بڑا شہر ہے اُس وقت بھی تھا۔ بہت بڑے شہروں میں سے تھا۔ آبادی اتنی نہیں تھی۔ دارالحکومت تھا اِسلامی حکومت کا۔ کہتے ہیں چھ سَو مساجد اِس شہر میں تھیں اور ایک وہ مسجد بھی جو دُنیا میں سب سے بڑی مسجد ہے۔ جس مسجد کے مسقّف حصّے میں چالیس ہزار نمازی نماز پڑھ سکتا ہے۔ اتنی بڑی مسجد ہے اور یہ مسجد آباد تھی دِن کے اَوقات میں بھی اور رات کے اَوقات میں بھی۔ اور ایک ایک رات میں کوئی تیس چالیس من تیل اس مسجد میں روشنی کرنے کے لئے اِستعمال ہوتا تھا۔ نیز اس شہر کے گرد و نواح میں کئی ہزار مساجد تھیں۔ پھر غرناطہ گئے۔ وہاں عجائباتِ رُوحانی و مادّی کا ایک شاندار مجموعہ ہے۔ ایک محل ہے وہاں جو بہت سے معجزات اپنے اندر رکھتا ہے۔ عقل اور مہارت جو اللہ تعالیٰ سے اُسی کے حضور جُھک کے اور اُس سے دُعاؤں کے ذریعہ سے مسلمانوں نے حاصل کی اس کے نقوش ہی نہیں بلکہ حقیقتیں بھی ان جگہوں پر جو پانچ سو سال سے کھنڈر کی شکل میں پڑی ہوئی ہیں آج بھی نظر آتی ہیں۔ جو گائیڈ (GUIDE) ہم نے لیا وہ کہنے لگا یہاں

سب سے بڑا معجزہ

پانی ہے۔ اس پہاڑی پر پانی نہیں تھا۔ جب مسلمان بادشاہ نے اپنے سب سے بڑے انجینئر سے یہ کہا کہ میں یہاں محل بنوانا چاہتا ہوں تو ساتھ یہ بھی کہا کہ یہاں پانی کی ضرورت ہے۔ اس کا بھی انتظام کرو۔ پانی کا کوئی چھوٹا سا چشمہ بھی نہیں تھا اور پہاڑ کی چوٹی اتنی اُونچی نہیں کہ جہاں ہر وقت برف رہے اور برف کا پانی چشموں کی صورت میں میسّر ہو۔ اِس پہاڑی کے ایک طرف وادی کے اُس پار اَور پہاڑیاں اٹھتی ہیں جو بہت بلند ہیں جو قریباً سارا سال برف سے ڈھکی رہتی ہیں۔ برف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب پہاڑیوں پر ہو تو پگھلتی بھی ہے اور پانی زمین جذب کرتی ہے پھر وہ زمین دوز نالیوں میں بیس میل دور پچاس میل دور سینکڑوں میل دور چشمے کی شکل میں باہر نکل آتا ہے۔ کبھی میدانوں میں وہ چشمے بہہ نکلتے ہیں۔ پہاڑیوں پر نکلتے ہیں اور آبشاریں بن جاتی ہیں۔ مختلف نظارے پہاڑوں پر ہمیں نظر آتے ہیں آپ میں سے بہتوں نے بھی دیکھے ہوں گے میں نے بھی دیکھے ہیں بڑی اونچائیوں سے آبشاریں گرتی ہیں میدانوں میں بھی چشمے نکلتے ہیں۔ انجینئرز نے ان برفانی پہاڑیوں کا پانی جو زمین دوز اور بڑے راجباہ کی شکل میں تھا اُس کو تلاش کیا اور زمین کے اندر ہی اندر (پانی اپنی سطح کو قائم رکھتا ہے) پہاڑی کی چوٹی پہ جہاں محل بنانا تھا لے جا کے اس کو باہر نکال لیا اور وہاں ایک نہر جاری ہو گئی خدا تعالیٰ کے قانون کے عین مطابق اور خدا تعالیٰ نے جو انسان کو طاقت عطا کی ہے اس کی عجیب شان نظر آئی۔

خدا تعالیٰ کی صفات کے جلوے

ظاہر ہوئے۔ اور خدا تعالیٰ کی صفات کے جلووں کے متعلق جو یہ کہا گیا کہ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ (الجاثیہ آیت ۱۴)

عین اس کے مطابق زمین کے اندر خدا تعالیٰ نے انسان کی خدمت کے لئے جو پانی کو پیدا کیا تھا انسانی عقل، خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دُعا اور اپنی خداداد قوت اور استعداد کے نتیجہ میں وہ

زمین دوز پانی کو پہاڑ کی چوٹی پر لے آئے۔ آج کی مہذب ترقی یافتہ چاند پر اترنے والی نسل انسانی ڈر کے مارے اس کو چھیڑتے نہیں یہ دیکھنے کے لئے کہ کیا اصول انہوں نے استعمال کیا۔ ڈر اس بات کا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم اسے کھول دیں اور پھر اس کو بنا نہ سکیں۔ مسلمان کی یہ عظمت، مسلمان کی عاجزی اور اس کی دعا اور اس کی تدبیر کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے قائم کی۔ اُس محل کی تعریف یہ ہے کہ بادشاہِ وقت نے بڑے شوق سے بڑی دولت خرچ کر کے اسے تیار کروایا۔ کہتے ہیں تین ہزار سنگ تراش کئی سال کام کرتے رہے اس کو بنانے پر۔ اور فصیل اس کی ایک وسیع خطۂ ارض کو گھیرے ہوئے ہے در و دیوار اور گنبدوں۔ محرابوں کو بہت خوبصورت سجایا گیا۔ جب بادشاہِ وقت اپنے درباریوں کے ساتھ گھوڑوں پر سوار ہو کر اس محل کی طرف روانہ ہوئے تو شیطان نے دل میں وسوسہ پیدا کیا اور

انانیت نے جوش مارا

"میں اتنا بڑا بادشاہ"۔ کئی ہزار ساری دنیا سے آئے ہوئے ماہرینِ فن یہاں جمع ہوئے میری خاطر "میری خاطر" انہوں نے اتنے سال کام کیا اور اتنی عظیم چیز تیار ہو گئی ساتویں عجوبہ سے بھی بڑھ کر ایک عجوبہ ایک چشمہ اندر ہی اندر پہاڑ کی چوٹی پر پہنچا دیا۔ بغیر پھول اور پھل اور گھاس کے تو وہ لوگ رہ ہی نہیں سکتے تھے۔ ان کو قدرت کے مناظر بڑے پسندیدہ تھے۔ "میں" "میں" نے جوش مارا تو خدا تعالیٰ کے فرشتوں نے اسے جھنجوڑا یہ "میں" "میں" کیا لگائی ہے۔ جیسا کہ میں نے خطبہ جمعہ میں بتایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو بھی نعمت تمہارے پاس ہے تمہارے شاملِ حال ہے وہ خدا تعالیٰ کی عطا کردہ ہے تمہارے زورِ بازو سے یا تدبیر سے یا دولت سے نہیں ملی تمہیں۔ اس کو بھی جھنجوڑا۔ وہ سخت پریشان ہوا اور ابھی جب وہ دروازے سے، باہر ہی تھے۔ انہوں نے گھوڑے سے چھلانگ ماری اور زمین پر سجدہ کر دیا اور کہنے لگے واپس چلو۔ میرے رہنے کے لئے نہیں یہ محل۔ اور انجینئرز سے کہا کہ سارے نقوش مٹاؤ اور ان در و دیوار اور چھتوں پر صفاتِ باری لکھو خوبصورتی کے لئے۔ اور "لَا غَالِبَ اِلَّا اللّٰہ" اس محل کے حسن کا مرکزی نقطہ بناؤ۔ چاروں طرف دیوار پر یوں چل رہی ہے پٹی، لَا غَالِبَ اِلَّا اللّٰہُ۔ لَا غَالِبَ اِلَّا اللّٰہُ۔ لَا غَالِبَ اِلَّا اللّٰہُ۔ پھر اس میں بیضوی شکل میں اور گول شکلوں میں بھی اس کے علاوہ اَلْقُدْرَۃُ لِلّٰہ۔ اَلْحُکْمُ لِلّٰہ۔ اَلْعِزَّۃُ لِلّٰہ۔ یہ ساری خوبصورتی اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے جلال کے لئے تھی۔ دیواریں بھی اپنی خاموشی سے

خدا کی حمد کے ترانے

گا رہی ہیں۔ پھر کئی سال مزید لگے اور سنگ تراش نے سنگ میں سے یہ حروف اُبھارے ہیں۔ دو دو تین تین سو ت تراشا ہے سنگ کو۔ بعض حصوں پر تو زمانے نے اثر کیا ہے لیکن بعض حصے ایسے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ کل لَا غَالِبَ اِلَّا اللّٰہ یہاں کندہ کیا گیا ہے اس پتھر پر۔ اس محل میں ایک گنبد ایسا ہے جس میں غارِ ثور میں جو مکڑی نے جالا بُنا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جان کی حفاظت کے لئے۔ خدا تعالیٰ نے عظیم نشان دکھایا تھا کہ دشمن سر پہ آ گیا ہے تو مکڑی کے ذریعے سے وہ جال بن دیا۔ کبوتر آیا اس نے گھونسلا بنا دیا۔ اس حقیقت کو ایک گنبد میں ظاہر کیا ہے نہایت ہی خوبصورت طریق پر۔ مکڑی کا جالا نہیں۔ لیکن پتھر کو کچھ اس طرح تراشا ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہاں مکڑی نے جالا بُن دیا اور اس کے ساتھ کبوتر کے گھونسلے بنا دیئے۔ یہ پیار اسلام کے ساتھ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رب کے ساتھ۔ یہ شان وہاں نظر آئی۔ دل بے چین ہو گیا۔ (سنہ کی بات میں کر رہا ہوں۔ خدا تعالیٰ دعا کی توفیق دیتا ہے اتنی سخت بے چینی اور کرب پیدا ہوا کہ میں ساری رات

خدا کے حضور دعا کرتا رہا

کہ خدایا! یا وہ شان تھی اور یا اس ملک میں ایک مسلمان بھی باقی نہیں رہا۔ اپنی غفلتوں کوتاہیوں اور گناہوں کے نتیجہ میں اور میں نے کہا اے خدا رحم کر اس قوم پر، اسلام کی روشنی اور اسلام کا حسن پھر انہیں دکھا اور اسلام کے جھنڈے تلے انہیں جمع کرنے کے سامان پیدا کر۔ صبح کی اذان کے وقت مجھے خدا تعالیٰ نے بڑے پیار سے

یہ کہا وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ
جو لوگ خدا پر توکل کرتے ہیں ان کے لئے اللہ کافی ہے
(نعرے) وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ۔ اِنَّ اللّٰهَ
بَالِغُ اَمْرِهٖ ۔ خدا تعالیٰ بڑی طاقت والا ہے اور جو چاہتا ہے
وہ کر دیتا ہے کوئی اس کو روک تو نہیں سکتا نا ۔
قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا
لیکن ہر چیز کے لئے اُس نے ایک وقت مقرر کیا ہے ۔ ہوگا تو سہی
یہ یعنی تیری دعا تو قبول کی جاتی ہے لیکن ہوگا اپنے وقت پر۔ مجھے
تسلّی ہو گئی ۔ ۱۹۷۰ء میں تعصب کا یہ حال تھا کہ طلیطلہ جس کا ابھی
مَیں نے ذکر کیا ہے وہاں ایک چھوٹی سی مسجد یہ جو ہمارا انصار اللہ کا
ہال ہے اس سے بھی چھوٹی ٹوٹی پھوٹی ایک مسجد گرد و غبار سے اَٹی
ہوئی دروازے کھلے ۔ کوئی دیکھ بھال بھی اس کی نہیں ہو رہی تھی ۔
اس کے ساتھ ایک چھوٹا سا ٹوٹا پھوٹا مکان ۔ میں نے کرم الٰہی صاحب
ظفر کو کہا کہ ایک درخواست دیتے ہیں حکومت کو کہ بیس سال کے
لئے ہمیں یہاں نماز پڑھنے کی اجازت دے دیں ۔ وہ مجھے کہنے لگے
کہ آپ مانگتے کیوں نہیں کہ ہمیں دے دیں ... یہ مسجد ۔ مَیں نے کہا۔ نہیں
مَیں نے کہا

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے گا

اپنی مسجدیں بنانے کی اس واسطے مانگتا نہیں ۔ وہ کہنے لگے پھر
سو سال کے لئے نماز پڑھنے کی اجازت مانگیں ۔ مَیں نے کہا کیا باتیں
کرتے ہو سو سال ، بیس سال کے اندر اندر اللہ تعالیٰ انقلاب بپا
کرے گا (نعرے) چنانچہ ہم نے جب درخواست دی جنرل فرینکو اُس
وقت زندہ تھے بڑے اچھے انسان ، انہوں نے کہا ان کے وزراء نے کہا۔
پوری کیبنٹ (CABINET) نے کہا کہ ہم اجازت دے دیں گے نماز پڑھنے
کی یہاں لیکن دفتری کاروائی کرنی ہوتی ہے چند ہفتوں تک آپ کو اجازت
مل جائے گی ۔ میں نے بات کو اور پکا کرنے کے لئے مکرم چوہدری
ظفراللہ خان صاحب کو سپین بھیجا اور کہا آپ لا منسٹر (LAW-MINIS-
TER) سے ملیں اور ان سے بات کریں ۔ اس نے کہا آپ خواہ مخواہ
گھبراتے ہیں ۔ ہو جائے گا سارا کام ۔ بالکل فکر نہ کریں ۔ لیکن جب شروع میں سے
مسلمانوں کو مغلوب کرنے کے بعد وہاں عیسائیوں کی حکومت بنی تو اُس دستور
میں یہ تھا کہ مسلمانوں کی جو جائیداد ہے ، اس کے متعلق کوئی فیصلہ بھی
لاٹ پادری (کارڈینل CARDINAL) کی منشاء کے بغیر نہیں کیا جا سکتا۔
ساری حکومت تیار دینے کو اور پادری صاحب نے کہا نہیں دینی ۔ وقت
نہیں آیا تھا نا ابھی ۔ تو نہیں ملی ہمیں ۔ خیر ہم نے کہا ٹھیک ہے ۔ اور ، دس
سال نہیں گذرے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق دی قرب قرطبہ میں
مسجد بنانے کی ۔ ہاں ایک اور چیز بتا دوں ۔ اُس وقت میری نگاہ نے دو
جگہ کا انتخاب کیا جہاں ہماری مسجد بن سکتی ہے عوام کی طبیعت کے لحاظ
سے ، ایک طلیطلہ وہاں تھوڑی دیر کے لئے گئے اور

طلیطلہ کے عوام نے

ہم سے بڑے پیار کا اظہار کیا اور ایک قرطبہ جس کے مکین ہنس مکھ
کوئی عصر نہیں کوئی پرانی عداوت نہیں ، کوئی تعصب نہیں ، بڑے پیار سے
ملتے تھے ایسا پیار کہ قرطبہ کی مسجد دیکھ کر نکلے تو سڑک پار کتابوں کی
دکان تھی ہم وہاں چلے گئے ۔ میرا خیال تھا کوئی انگریزی کی کتاب ملے تو تازہ
کریں اپنا علم ۔ کوئی بیس پچیس منٹ کے بعد جب باہر نکلے تو جس دروازے سے مسجد کے ہم
نکلے تھے وہاں دو میاں بیوی اور دو اڑھائی سال کا بچہ جو انہوں نے اٹھایا ہوا
تھا کھڑے ہوئے تھے بچے نے ہاتھ ہلانے شروع کر دیئے مجھے بڑا پیار
آیا ۔ ہماری موٹر کا منہ دوسری طرف تھا ۔ مَیں نے ڈرائیور کو کہا یہ موڑ
کے اس طرف لے آؤ جہاں وہ بچہ کھڑا ہوا ہے ۔ جب وہاں گئے تو
اس کا باپ کہنے لگا آپ اِس دوکان کے اندر جب داخل ہوئے ہیں اُس
وقت اِس بچے نے ضد کی کہ جب تک یہ باہر نہیں نکلتے مَیں یہاں سے
نہیں ہلوں گا اور بیس پچیس منٹ اُس نے ماں باپ کو ہلنے نہیں دیا
صرف اس لئے کہ جب ہم باہر نکلیں تو ہمیں دیکھ کر وہ ہاتھ ہلائے
دو اڑھائی سال کا بچہ کچھ اس کو پتہ نہیں لیکن اُس کے خدا کو
تو پتہ تھا؟ پیار کیا اُس کو بہت پیارا لگا اور وہ بھی پیار کرتا تھا
شیشہ چڑھا ہوا تھا منصورہ بیگم اسکو دیکھ رہی تھیں تو شیشے کو
باہر سے اس بچے نے پیار کیا اور اسکو قسم کے تھے وہ لوگ سارا
جائزے کے مَیں نے کہا مسجد یہاں بنے گی انشاء اللہ اور اب دس
سال گزرے اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق دی ۔ قریباً ڈیڑھ دو گھماؤں
زمین ہم نے وہاں خرید لی اور خریدنے سے پہلے مَیں نے انہیں کہا
کہ لوکل آبادی سے اور مرکز سے یہ تحریر لو کہ ہمیں مسجد بنانے کی
اجازت دیں گے ۔ تو مقامی انتظامیہ نے بھی اور مرکزی حکومت
نے بھی تحریری اجازت دی کہ یہاں تم مسجد بنا سکتے ہو۔ پھر ہم
نے وہ زمین خرید لی ۔ یہ ہے

اَللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰى اَمْرِهٖ
اور وقت مقدر تھا ۔ وہ ہمارے مبلغ صاحب تو کہہ رہے تھے سو
سال تک دوسروں کی مساجد میں نماز پڑھیں گے ۔ مَیں نے کہا تھا
نہیں انقلاب عظیم بڑی جلدی بپا ہونے والے ہیں ۔ دس سال
کے بعد ہمیں اجازت مل گئی اور مسجد کے متعلق باقی باتیں انصار اللہ
کے یا خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں بتاؤں گا ۔ یہ تو بیک گراؤنڈ BACK
GROUND آج مَیں بتا رہا ہوں نا ۔

ایک اور واقعہ اس عرصہ میں ہوا ۔ اللہ تعالیٰ اپنے جاں نثاروں
کا امتحان بھی لیتا ہے ۔ ۱۹۷۴ء کا واقعہ ۔ جو سب جانتے ہیں
حکومتِ وقت نے یہ سمجھا تھا کہ جماعت احمدیہ کو قتل کر کے
سڑک کے پرے پھینک دیا اس کا لاشہ ۔ مگر اس وقت بہت سی
باتیں اللہ تعالیٰ نے بتائیں ۔ ان میں سے ایک یہ تھی
وَسِّعْ مَكَانَكَ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ مہمان تو پہلے سے بہت زیادہ آتے رہیں گے ان کا انتظام کرو

اِنَّا کَفَیْنٰکَ الْمُسْتَھْزِئِیْنَ

یہ جو استہزا کا منصوبہ بنا رہے ہیں اس کے لئے میں کافی ہوں تمہارے لئے (نعرے) ۔ جہاں تک استہزا کا منصوبہ تھا

مَکَرُوْا وَمَکَرَ اللّٰہُ وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ (آل عمران آیت ۵۵)

کا نظارہ دنیا نے دیکھ لیا اور جہاں تک آنے والوں کا نظارہ تھا آج دیکھ لو

وَسِّعْ مَکَانَکَ ۔

چھ سال کے اندر جماعت تعداد کے لحاظ سے بھی، پاکستان میں نیز بیرونی ممالک میں کہیں سے کہیں پہنچ گئی (نعرے) یہ بھی ایک پس منظر ہے واقعات بعد میں بتاؤں گا ۔

ایک اَور پس منظر یورپ میں فنِ لینڈ کے علاوہ سیکنڈے نیویا کے تین ملک ہیں ڈنمارک سویڈن اور ناروے ۔ ناروے میں سب سے بڑی جماعت ہے اور وہاں کوئی ایسی جگہ نہیں تھی جہاں نماز پڑھی جا سکے، بچوں کی تربیت و تعلیم کا انتظام ہو سکے بڑی مشکل تھی طبیعت میں پریشانی تھی ۱۹۷۸ء میں میرے وہاں جانے سے پہلے ناروے کے پرانے شہر کے ساتھ جو ایک سیٹلائٹ ٹاؤن بن رہا تھا۔ نئی میونسپلٹی وہاں بنا دیتے ہیں زمین دینے کا میئر نے وعدہ بھی کیا اور مکر گیا جب میں وہاں پہنچا تو معلوم ہوا ایک مکان مل رہا تھا کوئی پندرہ یا بیس لاکھ روپے کا تو میں نے جماعت کو کہا سروے کرواکے لے لو اور یہ خیال ہی نہیں کیا کہ پاکستان سے تو ہم پیسہ بھی نہیں بھیج سکتے ۔ یورپ میں یا بیرون پاکستان کسی اَور جگہ اتنا روپیہ بھی پڑا ہے یا نہیں ۔ اس کے بعد لندن آئے ۔ میں نے جائزہ لیا تو میں نے فون کیا ان کو کہ اس عمارت کی خرید کے لئے ہمارے پاس پیسے نہیں اس واسطے چھوڑو اس کو ۔

یہ ۱۹۷۸ء کی بات ہے

اور اِس سال جس مسجد اور مشن ہاؤس کا میں نے افتتاح کیا ناروے میں یہ پہلے مکان سے ڈیڑھ گنا بڑا مکان ہے نہایت اچھی لوکیلیٹی (LOCALITY) شرفا کا محلہ جہاں کوئی نعرہ بازی بھی نہیں ہوتی ۔ دنیا کے ہر ملک میں نعرہ باز بھی ہیں ۔ اچھے لوگ بھی ہیں ۔ بڑے لوگ بھی ہیں ۔ نہایت شریف لوگوں کا وہ علاقہ ہے اور تین منزلہ وہ مکان ہے اور بڑا اچھا بنا ہوا ۔ مرمت طلب تھا پرانا مکان تھا ۔ قریباً تیس پینتیس لاکھ کی اس کے لئے ضرورت پڑی تھی پچھلے سال خریدا گیا تھا اور اس سال میں نے اس کا افتتاح کیا ہے اور انگلستان، ناروے، سویڈن، ڈنمارک، جرمنی اور سوئٹزرلینڈ ان ملکوں میں اتنا پیسہ تھا کہ انہوں نے کہا کہ ہم اس کی قیمت ادا کر دیں گے ۔ اور وہاں کے میئر مجھے کہنے لگے آپ نے بڑا خرچ کر دیا ۔ میں نے کہا خرچ تو بڑا نہیں کیونکہ ہماری ضرورت کے مطابق ہے کئی سو احمدی تھا ان کے بچوں کی تربیت نہیں ہو رہی تھی نمازیں اکٹھے پڑھنے کا انتظام نہیں تھا اللہ تعالیٰ کے انعامات جو بارش کی طرح برستے ہیں ان تک وہ پہنچتے نہیں تھے ۔ ان باتوں سے تقویتِ ایمان ہوتی ہے ۔ کوئی جگہ ہی نہیں تھی آپس میں ملنے بیٹھنے کی ۔ یہاں بھی آپ مساجد بنا لیا کریں کیونکہ جو گھروں میں پڑھتے ہیں نا نماز باجماعت بعض جب چھوٹی سی رنجش ہو جائے ۔ آپس میں تو ایک دوسرے کے گھر نماز پڑھنے کے لئے بھی نہیں آتے ۔ بڑی بُری بات ہے ۔ لیکن میں کہتا ہوں چھوٹی چھوٹی باتوں میں رنجش تو ہو ہی جاتی ہے انسان کی پھر بعد میں توبہ کر لیتا ہے، کیوں نہیں تم خدا کا گھر بناتے جس پر کسی انسان کا کوئی حق نہیں اللہ کا حق ہے اور

اللہ تعالیٰ نے کہا ہے

ہر موحد جو خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کرنا چاہتا ہے اس کے لئے اس کے دروازے کھلے ہیں ۔ چاہے وہ موحد، موحدین کے فرقے جو ہیں عیسائیت میں اس سے تعلق رکھتا ہو یا کسی اَور مذہب سے تعلق رکھتا ہو ۔ انسان کا حق ہی نہیں کہ وہ دروازے بند کرے خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کے لئے کسی کے اوپر ۔ مساجد بنائیں ۔

۔ مساجد میں ایک اَور پس منظر تو وہ نہیں لیکن چھوٹا سا ٹکڑا ہے ایک واقعہ کا ۔ نائیجیریا میں ایک جگہ ہے اِلارو (ILARO) اور اس کا فاصلہ ہے لیگوس دارالخلافہ سے قریباً اسی میل اور اس کی آبادی ہے کم و بیش تیس پینتیس ہزار اور جماعت احمدیہ ہزاروں کی تعداد میں ہے وہاں ۔ بڑی فعّال جماعت نڈر جماعت اور انہوں نے اپنے خرچ سے ایک ، وین VAN لی ہے ۔ اس کے اوپر لکھا ہوا ہے

جماعت احمدیہ کی تبلیغی کار

اور چار پانچ انہوں نے لئے ہوئے ہیں سکوٹر اور وہ تبلیغ کرتے رہتے ہیں ۔ تفصیل میں بعد میں بتاؤں گا ۔ انہوں نے چار مسجدیں پہلے بنائی ہوئی تھیں مرکز سے ایک دھیلا مانگے بغیر ۔ اور اب ایک جامع مسجد بنائی پانچویں اور خود اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر ۔ اور جماعت کو کہا کہ حضرت صاحب آ رہے ہیں ۔ حضرت صاحب، ہم چاہتے ہیں، افتتاح کریں ۔ میں نے کہا ٹھیک ہے ۔ ہم وہاں گئے تو کئی ہزار ہوں گے احمدی مرد و زن اور بچے اور بے شمار دوسرے لوگ آئے ہوئے اور بڑا ان کا اثر اور رسوخ ہے ۔ جماعت کا بھی یعنی اُس اِلارو (ILARO) کے احمدیوں کا بھی اور ویسے جماعت احمدیہ کا بڑا اثر بڑھ گیا ہے ۔ اور وہاں ہم نے جمعہ پڑھا اور بڑی خوشی ہوئی اُن سے مل کے ۔ بات جو میں اس وقت مختصراً بتانا چاہتا ہوں کہ

افریقہ میں سینکڑوں مساجد

احمدیہ جماعت بنا چکی ہے اور ایک دھیلا بھی انہوں نے مرکز سے نہیں لیا مسجد کے لئے اور ان کے دماغ میں یہ بات ہے کہ خدا کے گھر کے لئے مانگنا

نہیں۔ بناؤ۔ بعض دفعہ چھ چھ مہینے بناتے رہتے ہیں یعنی اگر زیادہ امیر نہیں اور مسجد بنانا چاہتے ہیں تو ہر مہینے پلیسہ کچھ دے کے بنیادیں بنادیں گے، پھر کھڑکیوں تک وہ اٹھا دیں گے دیواریں، پھر آدرے جائیں گے، پھر چھ مہینے آٹھ مہینے کے بعد وہ مسجد تیار ہو جائے گی، پھر اندر کا وہ کام کرتے رہیں گے نہ ادھر دیکھیں گے نہ ادھر دیکھیں گے صرف آسمان کی طرف دیکھتے ہیں۔ ان کی نقل کریں بنائیں یہاں مسجدیں اور مرکز سے ایک دھیلا نہ مانگیں۔ اس بات میں آپ کا ان کا مقابلہ کروا دیا آج میں نے۔ وہ آیا کرتے ہیں جلسے پر وہ آپ سے پوچھیں گے اُن کو مَیں کہہ دوں گا کہ پتہ کریں آپ سے۔ ملیں جب کہ آپ نے کتنی مسجدیں بنائیں۔ وہ آپ کو بتائیں گے کہ انہوں نے کتنی مسجدیں بنائیں۔

یہ جو حالات دیکھے اصولی طور پر اس سے ہمیں یہ تاثر ملا کہ جماعت کو ایثار پیشہ ذہین مبلغین کی بہت زیادہ ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ذہن دیا ہے اور ایثار بھی دیا ہے، اخلاص بھی دیا ہے لیکن ایثار اور اخلاص کے بعض پہلو پوری طرح ابھی چمکے نہیں۔ پالش نہیں ہوئی انہیں۔ پالش کریں ان کو۔ بچے دیں جامعہ کے لیے لیکن ذہین بچے۔ ایک وقت میں جس شخص کا بچہ بالکل جاہل خر دماغ ہوتا تھا اور میٹرک میں دو نمبر لے کے وہ پاس ہو جاتا تھا وہ

خدا تعالیٰ پر احسان جتانے کے لیے

آ کے جامعہ میں داخل کر دیتا تھا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کئی چھوڑ کے چلے گئے۔ بڑی بدمزگیاں ہو گئیں۔ اب مَیں نے یہ قانون بنایا ہے کہ اصل تو مجھے چاہئیں فسٹ ڈویژن کے بچے، لیکن سیکنڈ ڈویژن والوں کو ایک حد تک برداشت کریں گے تھرڈ ڈویژن والوں کو نہیں لیں گے۔ اب اس سال بھی میں آیا ہوں تو میرے سامنے ایک فہرست میں تین بچے تھرڈ ڈویژن والے پیش کر دیئے گئے کہ بچے تھوڑے آئے ہیں اس لیے تھرڈ ڈویژن کو بھی شامل کر لیا گیا ہے۔ مَیں نے اوپر تو نہیں لکھا اس کاغذ کے لیکن میرے ذہن میں یہ آیا کہ اگر ایک بھی نہ آتا اور یہ تین آتے تو مَیں کلاس نہ جاری کرتا، ان تین بچوں کو مَیں نے نہیں لینا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے فائدے کے لیے یہ حکم دیا کہ جس رکابی میں بال آیا ہو باریک تیز جو انگلی اگر پھیریں تو انگلی محسوس بھی نہیں کرے گی اس میں کھانا نہ کھاؤ کیونکہ وہاں بکٹیریا پرورش پاتا ہے اور انسان کو انفیکشن (INFECTION) بیماری ہو جائے گی۔ خدا کے جس رسولؐ نے آپ کا اتنا خیال رکھا آپ اپنا بڑا ہوا بیٹا اس کے حضور پیش کرنے کی کس طرح جرأت کرتے ہیں تو اوّل تو مجھے فسٹ ڈویژن کے چاہئیں۔ مولوی احمد خاں صاحب مرحوم کا بڑا پیارا بچہ ہے۔ نسیم مہدی۔ اس نے فسٹ ڈویژن بھی بڑی اونچی پاس کر لی۔ اس نے کہیں اپنے باپ کو کہا کہ مَیں چلا جاتا ہوں کالج میں اور بی اے کرنے کے بعد آ جاؤں۔ زندگی وقف کی ہوئی تھی اس نے دل سے۔ وہ اس کو نے کے میرے پاس آ گئے۔ مجھے کہنے لگے کہ کیا خیال ہے آپ کا۔ وہ بڑا سخت مخلص انسان تھا اور

بڑی اطاعت کرنے والا

کہ مَیں اس کو پہلے بی اے کروا کے نہ لے آؤں جامعہ کی طرف۔ مَیں نے کہا نہیں ابھی جاؤ اور جامعہ میں داخل کراؤ۔ انہوں نے جا کے جامعہ میں داخل کروا دیا۔ جامعہ میں پڑھ کے اب وہ زیورک میں ہیں خدا کے فضل سے۔ آپ دعا بھی کریں اس نوجوان کے لیے۔ اتنا اچھا کام کر رہا ہے کہ بہتوں کے لیے قابلِ رشک، اور جذبہ ہے تبلیغ کا۔ ابھی ایک سکیم پر عمل کرنے کو کہا گیا تھا (کثرت سے FOLDERS) شائع کرنے کی، سب سے آگے وہ نکل گیا یعنی جو نیکی کی بات، جو مفید بات، جو تبلیغ کی بات مَیں بتاتا ہوں کوئی آہستہ سے اس کو لیتے ہیں اور آگے چلتے ہیں کوئی جلدی سے لیتا ہے۔ وہ تو چھلانگ مار کے لیتا اور کہیں کا کہیں نکل گیا۔ ایس ٹائپ کا ہے۔ وہ ویسے ہی چاہئیں۔

دنیا میں ایک انقلاب بپا ہو رہا ہے۔ یہ انقلاب دنیا میں جو بپا ہو رہا ہے وہ اسلام کے حق میں ہو رہا ہے۔ یہ انقلاب آپ سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ صحیح اسلام اس کے سامنے پیش کیا جائے۔ اسلام جس کے معنی ہیں سلامتی کے، جس کے معنی ہیں امن کے۔ جس کے معنی ہیں حقوق انسانی کی ادائیگی کے، خواہ وہ انسان دہریہ اور خدا کو گالیاں دینے والا ہی کیوں نہ ہو۔ قرآن کریم نے ہر چیز کو کھول کے بیان کر دیا۔ اسلامی تعلیم کا مطالبہ کرتا ہے یہ انقلاب۔ مَیں جب پیش کرتا ہوں۔ بعض دفعہ کہہ دیتا ہوں۔ جو تعلیم پیش کر رہا ہوں تم میں جرأت نہیں ہو گی کہ کہو کہ ہمیں اس کی ضرورت نہیں یا ہم یہ تسلیم نہیں کرتے۔ کسی کو آج تک جرأت نہیں ہوئی کہنے کی کہ نہیں یہ خراب ہے، ہم نہیں مانتے۔ اور قسم کے اعتراض کر جاتے ہیں۔ یہ کہہ دیتے ہیں کہ کہاں کون سے مسلمان ان پر عمل کر رہے ہیں۔ مَیں کہتا ہوں

مَیں تمہارے پاس قرآن پیش کر رہا ہوں۔

میں تمہارے سامنے نمونہ سوائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کسی کو پیش نہیں کرتا۔ یہ قرآن ہے اس کی تعلیم دیکھو۔ وہ نمونہ ہے کامل نمونہ اس کے نقوش پر چلو جو اس کے نقشِ قدم پر ٹھیک طرح چلا وہ ایک حد تک تمہارے لیے اسوہ بن گیا جو نہیں چلا وہ تمہارے لیے اسوہ نہیں ہے اس کی طرف کیوں دیکھتے ہو۔

پس منظر کی ایک آدھ بات دوسری بھی میں نے تھوڑی سی بتا دی ہے۔ لیکن میں نے بتایا ہے کہ یہ تو لمبا سلسلہ ہے اور اس کا کافی حصہ میں انصار اللہ سے ایک اور گفتگو میں ایک بار اور آپ سے باتیں کرنی ہیں مَیں نے اس موقعہ پر کچھ بتاؤں گا۔ پھر خدام الاحمدیہ میں دو یا تین تقاریر ہیں یہ ابھی نہیں میں کہہ سکتا اس میں مَیں بتاؤں گا۔ انصار تو خدام الاحمدیہ میں نہیں آتے لیکن ہر ضلع اپنے پانچ دس نمائندے جوان کو جا کے بتائیں کہ خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں مَیں نے کیا کہا وہ ضرور یہاں رکھیں یا بھیجیں بہرحال وہ موجود رہنے چاہئیں کیونکہ بہت سی اہم باتیں کرنے کا ارادہ ہے میرا اور اللہ توفیق دیتا ہے۔ دعا کریں آپ کہ اللہ مجھے توفیق دے اور آپ کو باتیں سننے سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خوبصورت اور مضبوط دانت جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔ ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں۔ دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنا یا درد ہونے کا فوری علاج کیا جاتا ہے۔

شریف ڈینٹل کلینک نزد مسجد اقصیٰ۔ ربوہ

نظر اور دھوپ کی عینکوں کیلئے فصیر آپٹیکل سروس فون نمبر ۵۴۳

کئی سال سے آپکی

بے لوث خدمت کرنیوالا

واحد ادارہ

احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ

سکنی و زرعی اراضی مکانات و پلاٹس وغیرہ کی خرید و فروخت کیلئے

آپکی خدمت کا متمنی

احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ

النس مارکیٹ ربوہ

فون نمبر: ۵۳۵

شیراز شاپنگ سنٹر — اقصیٰ روڈ ربوہ

پریشر کوکر اور ان کے پارٹس۔ کراکری۔ ڈنر سیٹ۔ ٹی سیٹ۔ واٹر سیٹ۔ فروٹ سیٹ ڈیزرٹ کولر۔ سٹیل الماری۔ ایئر کنڈیشنر ۱½ ٹن۔ واٹر کولر۔ بجلی کا سامان۔ لیڈیز وائل سوٹ صرف -/۲۸ روپے۔ آج ہی تشریف لائیں!

(مینیجر)

جدید فیشن کے مطابق

سونے کے جڑاؤ اور سادے زیورات وغیرہ کے لئے

نیو پاک جیولرز

۱۱۱۔ فیروز پور روڈ

نزد گلیکسی سینما اچھرہ

لاہور

فون: ۴۱۰۹۷۴ اور ۴۱۸۶۴۶ رہائش - ۴۱۸۶۴۵

پروپرائیٹر:- میاں عظیم قادر اینڈ سنز

جائیداد کی خرید و فروخت

کیلئے

قابلِ اعتماد ادارہ

فضل عمر

پراپرٹی ڈیلرز

نزد ریلوے پھاٹک ربوہ

فون دفتر - ۶۴۰

فون رہائش - ۵۴۰

بشیر انجینئرنگ انڈسٹریز لمیٹڈ

ایسوسی ایٹس آف

میسرز بشیر اینڈ کمپنی

ایکسپورٹرز اینڈ امپورٹرز

(گورنمنٹ کے منظور شدہ ٹھیکیدار برائے ملٹری۔ ریلوے۔ ٹیلیگراف۔ ٹیلی فون۔ واپڈا اور دوسرے شعبہ جات)

لوہے کے جستی تار، نیز کاسٹ آئرن کے گھریلو استعمال کے سیوریج پائپ اور لوہے کی ہر قسم

کی چادروں کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں

ہیڈ آفس ← حمید منزل ۸۹ انارکلی لاہور ۵۲۷۸۳، ۴۱۳۳۲۲ ← فون نمبر

شاخیں (۱) لوہا مارکیٹ، لاہور فون نمبر ۵۶۰۲۳ — (۲) کے ایم سی۔ ۷۷ گارڈن مارکیٹ۔ لارنس روڈ کراچی فون نمبر ۷۸۵۶۴

فیکٹری — ۲۲ کلومیٹر (لاہور شیخوپورہ روڈ) لاہور